

اکتسیا

غزل

سید
حرمت الاکرام

مجھ کو اپنا سا کوئی دشمن جانی نہ ملا
دلِ خوں گشتہ ملا، خامہ مانی نہ ملا
زندگی کو صلہ شعلہ بجانی نہ ملا
کہتے کس طرح کہ اپنا کوئی ثانی نہ ملا
پھر لہو دل کا پے لالہ چکانی نہ ملا
وقت کے دشتِ بلا میں کہیں پانی نہ ملا
اہلِ پندار کو انعامِ جوانی نہ ملا
عقلِ خوش طبع! مرخون میں پانی نہ ملا

ایسا جاں دادہ آشوبِ معانی نہ ملا
کیا ہو صورت کشی لیلیٰ اریاں کہ ہمیں
وہی تاریک جبینی وہی تاریک شبی
دل کی آئینہ طرازی نے بچا یا ورنہ
سرد اماںِ مرثہ ایک ہی بار آئی بہار
کیا بچھا تا کوئی سینوں کی بھر پکتی ہوئی آگ
لذتِ دل زدگی کے لئے تر سے کیا کیا!
دل کے بازار میں اس فن کی نہیں قدر ابھی

نازِ خاموش لبی بھی نہ ہو رسوا حرمت
دل کے افسانے میں آنکھوں کی کہانی نہ ملا

غزل

سعادت نظیر

کسی کا راستہ ہم نے جو رات بھر دیکھا
جدھر نگاہ اٹھی، حسنِ معتبر دیکھا
مجالِ دید کہاں، زعمِ آگہی کیسا؟
یقین تھا کہ نہ آئیں گے وہ مگر پھر بھی
وہ بے نیازِ دو عالم سے ہو گیا جس نے
ستم کے ہاتھوں سے افسوسِ پائمال ہوا
لرز رہے ہیں ستارے کچھ سرِ مرزاں
مآلِ کاوشِ غم، قصہ مختصر دیکھا

نظیر، لذتِ غم، اور تیرا حسنِ بیاں!
نہ پوچھ مجھ سے کہ کیا حالِ چارہ گر دیکھا؟